شبِ تاریک میں کرتے ہو سحر کی باتیں

عبدالمنان معاویہ

مولانا عبیداللہ سندھیؒ برصغیر کی آزادی کے جانباز سپہ سالار و قافلہ حریت کے فردِ فرید تھے، حضرت سندھیؒ کے بارے میں ایک واقعہ نہایت مشہور ہے کہ حضرت سندھیؒ موجودہ پیر صاحب پگاڑا کے جدِ امجد کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ اپنے مریدوں کو جنگ آزادی کے لیے تیار کریں، پیر صاحب نے فرمایا کہ سائیں ان بیچاروں نے تو کبھی مرغی ذبح نہیں کی، یہ انگریز سرکار سے کیا لڑیں گے، حضرت سندھیؒ نے فرمایا کہ پیر صاحب چند مرید میرے حوالے کر دیں میں انہیں تیار کیے دیتا ہوں پیر صاحب نے چند نوجوان مرید حضرت سندھیؒ کے حوالے کیے، امام انقلاب مولانا سندھیؒ نے کچھ عرصہ انہیں ٹریننگ دی اور ایک روز پیر صاحب کے ہاں واپس لائے اور پیر صاحب کو شام کے وقت کشتی رانی کی دعوت دی، پیر صاحب، مولانا سندھیؒ اور چند نوجوان کشتی میں سوار تھے جب کشتی بیچ دریا میں پہنچی، تو امام انقلاب سندھیؒ نے پیر صاحب سے عرض کی کہ حضرت اپنا رومال دریائے سندھ کی موجوں کے حوالے کر دیں، دریائے سندھ کی روانی سے شاید ہی کوئی بے خبر ہو، پیر صاحب نے اپنا رومال اپنا رومال دریائے سندھ کے حوالے کر دیا لمحوں میں وہ رومال آنکھوں سے غائب ہو گیا حضرت سندھیؒ نے ایک نوجوان کو اشارہ کیا اُس نے دریا میں چھلانگ لگائی چند منٹوں کے بعد رومال لے کر واپس آ گیا، تو پیر صاحب نے فرمایا بابا یہ تو حر بن گیا ہے، اُس وقت سے آج تک پیر صاحب پگاڑا کے مریدوں کو حر کہا جاتا ہے، مریدوں کا یہ لقب اُس وقت پڑا تھا۔

حر دراصل اُس مردِ آزاد کو کہا جاتا ہے، جو غلامی کے صد سالہ حیات پر آسائش پر آزادی کی زندگی کے لمحات جاں گداز کو ترجیح دے، ایسے ہی قافلہ حریت کے سالار، منکرین ختم نبوت کے لیے مثلِ ذوالفقار، بانی مجلس احرار، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو فرمایا کرتے تھے کہ ”میں اُن سؤروں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہوں، جو برٹش امپیریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں، میں کچھ نہیں چاہتا، ایک فقیر ہوں، اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر مٹنا چاہتا ہوں، اور کچھ چاہتا ہوں تو صرف اس ملک سے انگریز کا انخلاء، دو ہی خواہشیں ہیں، میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے، یا پھر میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں، میں ان علمائے حق کا پرچم لئے پھرتا ہوں جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے، رب ذوالجلال کی قسم مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں، کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں، لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے، وہ شروع سے تماشائی ہیں اور تماشا دیکھنے کے عادی، میں اس سرزمین پر مجدد الف ثانیؒ کا سپاہی ہوں، شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کا متبع ہوں، سید احمد شہیدؒ کی غیرت کا نام لیوا اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جرأت کا پانی دیوا ہوں، میں اُن پانچ مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر صلحائے امت کے لشکر کا ایک خدمت گذار ہوں، جنہیں حق کی پاداش میں عمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں، ہاں! ہاں! میں انھی کی نشانی ہوں ...... انھی کی صدائے بازگشت ہوں، میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے، میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ قاسم نانوتویؒ کا علم لے کر نکلا ہوں، میں شیخ

الہندؒ کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے، میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہوں، اور چلتا رہوں گا، میرا اس کے سوا کوئی موقف نہیں، میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کا لاش کفنانا یا دفنانا''۔ (۲۳؍مارچ ۳۹ء)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے درج بالا گفتگو میں جو کچھ فرمایا وہ حرف بحرف صحیح ہے، آپؒ نے صرف جذباتی پن کا مظاہرہ یا لفاظی کی حد تک گفتگو نہیں فرمائی، بلکہ ساری زندگی انگریز جبر و استبداد اور انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کی بیخ کنی میں بسر کی، انہوں نے آزادی کی جنگ ''نظریہ ر آئیڈیا'' سمجھ کر نہیں لڑی، بلکہ انہوں نے جنگ آزادی عقیدہ کے طور پر لڑی اور عقائد پر سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، قیام پاکستان کے بعد وہ سیاست سے کنارہ کش ہوئے تاکہ مسلم لیگ پاکستان میں اسلامی نفاذ اور پاکستان کے ترقی کے منصوبے پر کھل کر کام کرے، اسے اپوزیشن کا ڈر نہ ہو۔

لیکن افسوس! کہ ایسے مرد مجاہد آزادی اور محافظ عقیدہ ختم نبوت کو پاکستان کے چند اخباری قلم کار پاکستان کا دشمن، پاکستان کے مخالف کے طور پر دانستہ یا غیر دانستہ باور کرانے کی سعی لا حاصل کرتے رہتے ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ وہ تقسیم ملک کے قائل نہ تھے انہوں نے جن خدشات کا اظہار اپنی تقریروں میں کیا، مستقبل نے اُن کے خدشات کو صحیح ثابت کر دیا، لیکن پاکستان بن جانے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ: ''ہم نے دس لاکھ مسلمانوں کا خون دے کر اور ایک کروڑ مسلمانوں کو بے گھر کر کے ایک آزاد وطن حاصل کیا ہے اس کی آزادی ہمیں ہر چیز سے مقدم ہے، ہم پاکستان کو ایک مستحکم اور نا قابل تسخیر ملک دیکھنا چاہتے ہیں، وہ داخلی اور خارجی دشمنوں سے محفوظ ہو، میرا یہ نظریہ ہے کہ اس ملک کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے مسلم لیگ نے آج سے چالیس سال قبل ایک نعرہ لگایا تھا وہ نعرہ تھا مسلمانوں کی سر بلندی، آہستہ آہستہ ایک دور آیا کہ مسلم لیگ نے اعلان کیا کہ وہ برصغیر میں مسلمانوں کے لئے ایک آزاد وطن چاہتی ہے، اس میں شک نہیں کہ مجلس احرار نے اس نظریہ سے دیانت دارانہ اختلاف کیا، ہم نے جب یہ سمجھا اور محسوس کیا کہ قوم نے ایک فیصلہ دے دیا ہے اور وہ فیصلہ ہے قیام پاکستان کا تو ہم نے اس مطالبہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، یہ وطن جس کی خاک کا ہر ذرہ مجھے عزیز ہے ہر چیز عزیز تر ہے اس کی آزادی، سالمیت اور استحکام جزو ایمان ہے، پاکستان کی آزادی کی حفاظت کے لئے کروڑوں عطاء اللہ شاہ بخاری قربان کئے جا سکتے ہیں''۔

(21؍جولائی 1952ء روزنامہ زمیندار، لاہور میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر، ص:1)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ان واضح فرمودات کے بعد ہر قسم کا اختلاف ختم ہو جانا چاہیے تھا لیکن متعصب لوگ اور باہمی نزاع کے موجود ہونے سے اپنے گھروں کے چولہے جلانے والے کب یہ چاہتے ہیں کہ باہمی نزاعی کیفیت ختم ہو اور ہم سب مل کر ملک پاکستان کی ترقی، فلاح و بہبود کے لئے کام کریں، نسل جدید تاریخ اسی کو سمجھتی ہے جو وہ نصابی کتابوں میں پڑھتی ہے، جہاں انگریز کی حکومت کو خدا کی رحمت گردانے والوں کو مسلمانوں کا مسیحا لکھا جائے اور مسلمانوں کے ہمدردوں کو ہندو کا ایجنٹ، وہاں ضرورت اس امر کی شدید ہوتی ہے کہ صحیح بات یا تاریخ کو عام کیا جائے اور نسل نو کے سامنے تصویر کا دوسرا رخ بھی رکھا جائے۔

اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام پاکستان کی قیادت نے 9؍مارچ 2018ء کو ایوان اقبال لاہور میں ''امیر شریعت کانفرنس'' کا انعقاد کیا ہے، جس سے نسل نو کو اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہی حاصل ہوگی،

مجلس احرار اسلام کے گل سرسبد، پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مرید خاص، شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ اجل، برصغیر کی آزادی کے نامور سپہ سالار سید عطاء اللہ شاہ بخاری جنہوں نے زندگی کی کم وبیش 10 بہاریں جیل کی نذر کر دی اور خود فرماتے تھے کہ: ایام ہائے حیات کچھ جیل میں کاٹ کچھ ریل میں۔

ڈاکٹر مقصور جعفری نے کیا خوب کہا ہے کہ

شبِ تاریک میں کرتے ہو سحر کی باتیں
کم نظر لوگوں میں کیا اہلِ نظر کی باتیں
تم دیکھا ہے فقط رقصِ حسینانِ چمن
ہم شعلوں سے بھی کیں رقصِ شرر کی باتیں

خداوند قدوس مجلس احرار اسلام پاکستان کی قیادت کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے بروقت اچھا فیصلہ کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو امیر شریعتؒ کے نقوش پاء پر چلتے ہوئے، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنۂ مرزائیت کا تعاقب، تحفظ ناموس اصحاب رسولؐ، ازواج وبنات رسولؐ کا توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

دار العلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کا سالانہ جلسہ

تقریب اسناد حفاظ کرام

14_مارچ 2018ء، بدھ، بعد نمازِ مغرب ★ مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی

زیر صدارت: پیر طریقت، حضرت مولانا خواجہ **خلیل احمد مدظلہ العالی**، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، کندیاں شریف

زیر نگرانی: مجاہد ختم نبوت جناب **عبداللطیف خالد چیمہ** حفظہ اللہ تعالیٰ، سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

خطاب: نواسۂ امیر شریعت، مجاہد احرار، **سید محمد کفیل بخاری مدظلہ العالی**، نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

خطیب اسلام، حضرت مولانا **محمد رفیق جامی مدظلہ العالی**، فیصل آباد

الداعی: (قاری) محمد قاسم، صدر مدرس، دار العلوم ختم نبوت، جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی